خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 168

Track - 1

39:00

''قرآن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو روح کا علم دیا ہے۔''

(بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں لیکچر بتاریخ 08-03-16)

استاد گرامی بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ، پرنسپل اور پروفیسر ڈاکٹر ظفر اللہ صاحب محترم دوست عزیز از جان پروفیسر ڈاکٹر مصطفی چوہدری صاحب ، سابقہ وائس چانسلر بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، عزیز گرامی قدر سرور منیر راؤ صاحب، عزیز از جان نور چشمی جناب صاحب کنور طارق صاحب نگراں مراقبہ ہال ملتان۔ خواتین و حضرات، حاضرین مجلس السلام علیکم! اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہوآپ سب پر ۔ آج بہت مبارک اور سعید دن ہے کہ آپ سب حضرات سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف و توصیف کے لئے اور میلاد النبی کی تقریب باسعادت کے لئے سب ایک جگہ تشریف فرما ہیں۔میری بھی یہ خوش نصیبی اور سعید بختی ہے کہ مجھے بھی اور موقع فراہم ہوا ہے کہ میں مدحت شان رسول ﷺ میں کچھ معروضات پیش کروں۔ آپ سب خواتین و حضرات اور اساتذہ کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائیں کہ میں رسو ل اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر جو بھی کچھ عرض کروں وہ عین اللہ تعالیٰ اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرضی منشاء کے مطابق ہواور جو کچھ میں عرض کروں اس میںجو لغزشیں ہوں اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائیں۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

عزیزان گرامی قدر! سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ پر چودہ سو سال سے مسلمان غیر مسلم اپنا عقیدت ، مدحت اور شان رسول ﷺ کے سلسلے میں اپنے جذبات کا اظہار فرماتے ہیں۔اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روشن تعلیمات کا بار بار اعادہ کرتے ہیں۔عزیزان گرامی قدر جیسا کہ ہم جانتے ہیںکہ دنیا میں بہت سارے علوم رائج ہیں۔اور ان علوم کا تسلسل حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک اللہ تعالیٰ کے ایک خاص انتظام و انصرام کے ساتھ نوع انسانی کے لئے محفوظ ہے۔ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد عالی کے مطابق خاتم النبیین ہیں۔ حضور پاک ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ اور سب سے بڑی سعادت قرآن کریم کا اجراء ہے۔ اور قرآن پاک کی تعلیمات ہیں۔ قرآن پاک کے علوم پر جب تفکر کیا جاتا ہے۔ تو ہمیں بہ

شمار علوم کے ساتھ ساتھ اجمالی طور پر یا عنوانی اختصار کے طریقے پر تین
علوم کا پتہ چلتا ہے۔ قرآن پاک کے تین علوم میں ایک علم شریعت مطہرہ ہے
کہ انسان حیوانات سے کس طرح ممتاز ہوکر زندگی گزارتا ہے اور گزارنی
پیدائش اور موت کے   چاہئیے۔انسانی زندگی کے کیا آداب اور حقوق ہیں،
مسائل کے بارے میں قرآن پاک کی کیا تعلیمات ہیں۔دوسراباب تاریخ کا ہے کہ
حضرت آدم سے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک تاریخی حوالوں سے نوع
انسانی نے کس طرح ارتقاء کیا ہے۔ نوع انسانی نے اگر سعید اور قرآن پاک کی
متبرک تعلیمات یا آسمانی کتابوں کی تعلیمات پر جب عمل کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں
کس قدر فوق عطا فرمایا۔اور جب آسمانی کتابوں اور آخری کتاب قرآن پاک
انحراف کیا گیا تو نوع انسانی عموماً اور مسلمان خصوصاً کس ابتلا پریشانی میں
مبتلا ہوگئے۔ قرآن پاک کی تعلیمات کے بارے میں میں آپ تمام خواتین و حضرات
سے ملتمس ہوں کہ میری باتوں کو نہایت توجہ اور خلوص نیت سے سنیں۔دنیا
میں مسلمانوں میں رائج واحد علم ہے جو مسلمان بغیر ترجمے کے پڑھتے ہیں۔
مسلمان جوقرآن پاک پڑھتا ہے تو طوطے کی طرح رٹ لیتا ہے اس کا مفہوم اور
مضمون کی کیا افادیت ہے اس سے وہ بے خبر رہتا ہے۔ جبکہ دنیا کا کوئی علم
بغیر ترجمے کے اور بغیر سمجھے نہیں پڑھا جاتا۔ ہم اے بی سی ڈی پڑھتے ہیں تو
اس میں جب کیٹ کا ذکر آتا ہے تو خالی کیٹ کہہ کر نہیں گزر جاتے سی اے ٹی
کیٹ ، کیٹ معنی بلی کہتے ہیں۔ لیکن قرآن پاک کی جب ہم سورتیں پڑھتے ہیں
جو یقینا اللہ اور بندے کے درمیان ایک مستحکم رشتہ پیدا کرتی ہیں تو ہمیں
قرآن پاک کا ترجمہ یاد نہیں ہوتا۔ دنیا کا کوئی علم بھی ایسا نہیں ہے جو بغیر
ترجمے کے پڑھا جاتا ہو سوائے عربی کے۔ آٹھ دس سورتیں ، چھوٹی چھوٹی
سورتیں ہیں ان کے تراجم ہمیں یاد نہیں ہیں۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ یہ
بہت تلخ حقیقت ہے اور جس پر یقینا مجھے آپ کو اور پورے عالم اسلام کو توجہ
دینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ قرآن پاک کے علوم کے حصول کے لئے ناقابل
ذکر وقت دیا جاتا ہے۔ قرآن پاک کے علم کے سلسلے میں آپ سب بھی جانتے ہیں،
میں بھی جانتا ہوں کہ مولوی صاحب گھروں میں تشریف لاتے ہیںاور مشکل سے
آدھا گھنٹہ قرآن پڑھا کر وہ واپس چلے جاتے ہیں۔ اب یہ آدھا گھنٹہ یا ایک گھنٹہ
روز بھی نہیں ہوتا اس میں بھی سب سے زیادہ چھٹیاں قرآنی تعلیمات میں ہوتی
ہیں۔ دو سال میں قرآن پاک ختم ہوجاتا ہے جو کسی بھی صورت سے سینکڑوں
کے گھنٹوں سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اور مستزاد اس میں یہ ہے کہ دنیا کا کوئی علم
بغیر ترجمے کے نہیں پڑھا جاتا اور قرآن پاک اللہ کا کلام ایسا ہے کہ ہمیں آٹھ
دس سورتیں جو یاد ہوتی ہیں ہم ان کے تراجم سے بھی نابلدہوتے ہیں۔ ہم جب
انگریزی پڑھتے ہیں، ہم جب اردو پڑھتے ہیں، ہم جب پشتوپڑھتے ہیں، اردو
پڑھتے ہیں تو تراجم کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ لیکن عربی واحد زبان ایسی ہے کہ
، جس کو بغیر ترجمے کے پڑھا جاتا ہے۔ آپ ماشاء اللہ سب پڑھے لکھے لوگ ہیں

Intellectual

ہیں، آپ غور فرمائیں کہ اگر کسی علم کا مادری زبان میں آپ کی ترجمہ نہ ہو
تواس علم کی افادیت کیا ہوگی؟ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جتنے خیالات ،
توہمات ، متشابہات نمازمیں ہمیں لگتے ہیں اتنا گانا سننے میں ہمیں متشابہے
نہیں لگتے۔ کیوں؟ اس لئے کہ گانا جب ہم سنتے ہیں تو اس کا ترجمہ ہمارے
ذہن نشین ہوتا ہے۔ تو پہلی بات تو یہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائیں
یہ کسی بھی طرح علم کی عزت اور پذیرائی نہیں ہے بلکہ یہ ناشکری ہے۔ جب
دنیا کا کوئی علم بغیر ترجمہ کے انسان نہیں پڑھ سکتا یا بغیر ترجمہ کے کوئی
انسان علم میں کوئی سند حاصل نہیں کرسکتاتو قرآن پاک کے ساتھ یہ زیادتی
کیوں ہے کہ انسان چھوٹی چھوٹی سورتیں بھی اگر پڑھتا ہے تو ا س کا بھی
ترجمہ اسے یاد نہیں ہوتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں یکسوئی نہیں ہوتی ،
ذہن بھٹکتا ہے ، دنیا بھر کے خیالات ستاتے ہیں ۔ میری دانست میں اس کی بڑی
وجہ یہی ہے کہ ہم قرآن کے عربی الفاظ تو پڑھتے ہیں لیکن ان کے تراجم سے
واقف نہیں ہیں اور جب تراجم سے واقف نہیں ہیں تو مفہوم سے بھی بے خبر
ہیں۔ عزیزان گرامی قدر! قرآن پاک کی تعلیمات ہم سینکڑوں گھنٹوں پر حاصل
کرتے ہیں وہ بھی بغیر ترجمہ کے۔ لیکن دوسرے علوم مثلاً میٹرک کرتے ہیں پہلے
دس سال میں ہوتا تھا اب میٹرک ساڑھے بارہ سال میں ہوتا ہے۔ اور شروع سے
ہی سی اے ٹی کیٹ، کیٹ معنی بلی ۔ خالی کیٹ ہمیں نہیں پڑھایا جاتا۔ اس
نادانستگی کی وجہ سے اور اس اعلان کی وجہ سے کہ قرآن پاک کا دیکھ لینا ہی
ثواب ہے ، قرآن پاک کی سطروں پر انگلی پھیرلینا ہی ثواب ہے یہ اتنی بڑی
اغیار کی سازش ہے کہ اس سازش سے عامۃ المسلمان اس طرح برباد اور تباہ
ہوگیا ہے کہ اس کے ذہن میں دین کی اور مذہب کی بظاہر کوئی اہمیت نظر
نہیں آتی۔ عزیزان گرامی قدر! اگر آپ کے بچوں کو اے بی سی ڈی اس طرح
پڑھائی جائے جس طرح قرآن پاک پڑھایا جاتا ہے تو کیا آپ کے بچے کسی ادارے
میں ملازمت کرسکتے ہیں؟ کیا آپ اس بچے کو تعلیم یافتہ کہہ سکتے ہیں؟ کیا
یہ علم کے ساتھ انصاف ہوگا؟ آپ کا ایک ہی جواب ہوگا کہ انصاف نہیں ہوگا۔
عزیزان محترم جب ہم قرآن پاک کو ترجمہ کے ساتھ نہیں پڑھیں گے تو قرآن کا
مفہوم ہمارے اوپر کس طرح واضح ہوگا؟ جب قرآن کا مفہوم ہمارے اوپر واضح
نہیں ہوگا تو اللہ تک ہماری رسائی کس طرح ہوگی؟ اللہ سے تعلق کس طرح
قائم ہوگا ؟ محض طوطے کی طرح رٹ لینا مثلاً ایک طوطا کہتا ہے بی بی کا
مٹھو چوری کھائے گا ۔ تو بی بی کا مٹھو چوری کھائے گا یہ طوطے کی زبان تو
نہیں ہے یہ نہ تو طوطا اس بات کو جانتا ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ میرے
عزیز دوستوں! ماشاء اللہ یہاں اجتماع پڑھے لکھے لوگوں کا ہے اس طرف بہت
زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ ہمارے یہاں جو علوم رائج ہیں ان میں تین باب
بنیادی ہیں۔ جس کو ہم طبیعات ، نفسیات اور مابعد النفسیات یا انگریزی زبان
میں فزکس، سائیکالوجی اور پیراسائیکالوجی کے نام سے موسوم ہیں۔ جتنے بھی
علوم ہیں وہ ان تین دائروں کے اندر قید ہیں مقید ہیں۔ ان تین عنوان کے اند

رہی ساری دنیا کے علوم جو ہیں وہ ذخیرہ ہیںیا چھپے ہوئے ہیں۔ طبیعات،
نفسیات جوہیں یہ دنیاوی علوم کے حصول کا ذریعہ ہیں۔اور مابعد النفسیات ان
علوم سے بحث کرتا ہے۔ جو علوم غیب سے متعلق ہیں۔ مثلاً ہم جانتے ہیں کہ جنّ
ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے پاس جنّ کی کوئی تشریح نہیں ہے۔ جبکہ اس کی تصدیق
تمام آسمانی کتابیں اور قرآن بھی کرتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ فرشتے ہوتے ہیں
مسلسل اور متواتر خبریں... خبر متواتر کی حیثیت سے ہمیںمعلوم ہے۔ کہ فرشتے
ہوتے ہیں لیکن فرشتوں کے بارے میںہمارا کوئی علم نہیں ہے۔ کہ فرشتے کیا
ہیں۔ ہم یہ بھی کہتے ہیں اس بات پر یقین بھی رکھتے ہیںہمارے تمام دانشور
اور علمائے کرام ہمیں اس بات کی تبلیغ بھی کرتے ہیں کہ اللہ کے دو فرشتے
ہمارے دو کاندھوں پر بیٹھے ہوئے ہیںاور ان کی ڈیوٹی یہ ہے۔ کہ وہ ہماری اچھائی
اور برائی کا ریکارڈ رکھیں۔ لیکن اربوں کھربوں، لاتعداد اور لاشمار نوع انسانی
کے افراد میں ایسے بندے برائے نام ملتے ہیں کہ جو فرشتوں سے واقف ہوں۔ ہم
کہتے ہیں کہ ملک الموت ہماری روح قبض کرلیتا ہے۔ لیکن ہمیں نہیں پتہ کہ
ملک الموت کی کیا شکل ہے۔ کیا صورت ہے۔ کیوں روح قبض کرلیتا ہے؟ ہم کہتے
ہیں کہ اللہ کے فرشتے ہیں اس کا نام ملک الموت ہے۔ وہ آکر ہماری روح قبض
کرلیتا ہے۔ لیکن ہم نے کبھی بھی نہیں جانا کبھی نہیں سمجھا ، کبھی اس بات کی
کوشش نہیں کی کہ ملک الموت کیا ہے۔ ملتان میں حضرت بہاؤالدین زکریا کا
مزار مبارک ہے۔ ان کے نام سے بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی موجود ہے۔ اس
یونیورسٹی میں اس فقیر کو بھی لیکچر دینے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ میں
بہت مختصر کرکے تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں ۔ کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ حضرت
بہاؤ الدین زکریا بیمار تھے۔ بیماری طوالت اختیار کرگئی۔ان کے دو صاحبزادے
تھے۔تو بڑے صاحبزادے نے سنا کہ دروازے پر کوئی دستک دے رہا ہے۔ بہت ہی
ادب احترام سے انہوں نے سلام کیا اور کہا میرا سلام عرض کیجئے اور یہ لفافہ
بہاؤ الدین زکریا کو پیش کردیجئے۔ صاحبزادے وہ لفافہ لے کر اپنے والد بزرگ کے
پاس حاضر ہوئے اور یہ کہا کہ باہر کوئی صاحب کھڑے ہیں وہ یہ خط دیا ہے
انہوں نے۔بہاؤ الدین زکریا ملتانی نے اس لفافے کو پڑھا کھول کر اور تکیے کے
نیچے رکھتے ہوئے صاحبزادے سے فرمایا کہ میرا سلام عرض کیجئے اور ان سے
کہئیے کہ ایک گھنٹے کے بعد تشریف لائیں یا دو گھنٹے کے بعد تشریف لائیں مجھے
صحیح وقت یاد نہیں رہا۔ تو انہوں نے اس عرصے میں جو ضروری کام تھے اس
میں امانتیں بھی تھیں اور دوسری نصیحتیں بھی تھیں وہ اپنے بچوں کوبتائیں
سنائیں اور وہ لیٹ کر اس دنیا سے دوسری دنیا میں تشریف لے گئے۔ جیسا کہ
ہوتا ہے۔ مرنے کے بعد سب لوگ پریشان ہوئے اور تجہیز و تکفین کے بعد صاحبزادے
صاحب کو خیال آیا کہ وہ بزرگ کون تھے جو لفافہ لے کرآئے تھے اور ابا نے ان کو
بلایا تھا وہ تو آئے نہیں تو دیکھا تو وہ لفافہ تکیے کے نیچے رکھا ہوا تھا۔ اس کو
کھولا گیا۔جب اس کو پڑھا تو اس میں لکھا تھا ...بہاؤالدین زکریا کے نام اللہ کی
طرف سے آپ کا بلاوا آگیا ہے۔ میں کب حاضر ہوں ... عزرائیل ملک الموت۔ تو

اس وقت یہ پتہ چلا کہ وہ صاحب جو ہیں وہ کوئی عام آدمی نہیں تھے بلکہ ملک الموت تھے ۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انسان کو اتنی نجابت اور شرافت عطا فرمائی ہے کہ ملک الموت بھی بغیر اجازت کے ان کے قریب نہیں آتے تو ہم بھی اپنے بزرگوں کی اولاد ہیں، اسلاف کی اولاد ہیں۔ہم مسلمان ہیں۔ یہ اجازت والا معاملہ تو آپ یہ کہہ دیں گے چلئے ہر آدمی بہاؤ الدین زکریا ملتانی نہیں ہوسکتا لیکن ہر آدمی کو ہر آدمی کے اندر اتنی صلاحیت تو ضرور ہونی چاہئیے کہ وہ فرشتوں سے واقف ہوجنات سے واقف ہو ۔ جہاں سے وہ آیا ہے عالم ارواح سے اس کی واقفیت ہو۔ جہاں اسے مرنے کے بعد جانا ہے وہاں سے واقفیت ہو۔ ایک آدمی آتا ہے ایک کتا بھی پیدا ہوتا ہے۔ تو کتا بھی فرشتے سے واقف نہیں ہے۔ کتے کو بھی اس بات کا علم نہیں ہے کہ میں مرنے کے بعد میرے ساتھ کیا ہوگا۔ وہ فرشتوں کو بھی نہیں جانتا۔ وہ جہاں سے آیا اس عالم کو نہیں جانتا جہاں جائے گا اس عالم کو نہیں جانتا۔ اور اس زندگی میں جو کچھ کیا ہے ان اعمال کی جزا سزا کے بارے میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا پیش آئے گا۔ نہایت معذرت کے ساتھ ، بہت اساتذہ سے بہت ادب و احترام کے ساتھ ، اپنے بچوں سے بہت شرمندگی کے ساتھ آپ مجھے بتائیں کہ اگر انسان میں فرشتے دیکھنے کی صلاحیت نہیں ہے ۔ اگر انسان میں اپنے کندھوں پر بیٹھے دو فرشتے نظر نہیں آتے تو بھائی یہ دو فرشتے تو کتوں کو بھی نظر نہیں آتے۔ اسی صورت سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور انسان کی صلاحیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات مخفی کردی ہے کہ انسان روح سے واقف ہوسکتا ہے۔ کسی اور مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا فرشتوں کے لئے بھی یہ نہیں فرمایا ۔ یسئلونک عن الروح ... اے پیغمبرﷺ! لوگ روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں ... قل الروح من امر ربی ... آپﷺ ان لوگوں کو بتادیجئے کہ روح میرے رب کا امر ہے یا امر سے ہے۔ ... قل الروح من امر ربی ... وما اوتی تم من العلم الا قلیلا ... اور روح کا علم جو دیا گیا ہے وہقلیل ہے۔ قرآن پاک کی اس آیت مبارک کی روشنی میں ، انوار میں یہ بات پوری طرح واضح ہوچکی ہے کہ روح کا علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے ۔ ... وما اوتی تم من العلم الا قلیلا ...یہ تو ہے روح کا علم اللہ تعالیٰ کے علوم کے مقابلے میں قلیل ہے ، کم ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات، اللہ تعالیٰ کی ہستی ، اللہ تعالیٰ کی ملوکیت ، اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اتنی بڑی ہے اتنی بڑی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ تمہارے سارے درخت ... زمین کے درخت قلم بن جائیں اور تمہارے سارے سمندر روشنائی بن جائیں اللہ کی باتیں لکھی جائیں تو سمندر بھی ختم ہوجائیں گے اور درخت کا وجود بھی ختم ہوجائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری نہیں ہوں گی اللہ تعالیٰ کی باتیں پھر بھی باقی رہیں گی۔... وما اوتی تم من العلم الا قلیلا ...کہ ہم نے تمہیں علم قلیل دیا ہے لیکن بات وہی ہے کہ سمندر کا قلیل بھی دریا ہوتا ہے۔ اور دریا کا قلیل بھی نہر ہوتی ہے۔ اور نہر کا قلیل بھی واٹر کورس ہوتا ہے۔ تو یہ بھی تو دیکھنا ہے کہ کس کا قلیل ... اللہ تعالیٰ کا قلیل ... وما اوتی تم من العلم الا

قلیلا ...حضور قلندر بابا اولیائ نے لوح و قلم پڑھاتے ہوئے جب فرشتوں کی تشریح
آئی تو فرشتوں کے اقسام بیان فرمائے۔ چار فرشتے انہوں نے بتائے۔ ملائکہ اعلیٰ،
ملائکہ نوری، ملائکہ سماوی اور ملائکہ عنصری۔ اور یہ بھی فرمایا دوران گفتگو
کہ ہر انسان ایک کھلونہ ہے۔ ہ کھلونہ میں اگر چابی بھری جائے گی تو کھلونہ
اچھلے گا ، کودے گا، گرے گا اور اگر چابی نہیں ہوگی تو کھلونہ گر جائے گا ، بند
ہوجائے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر انسان کے ساتھ تکوین کے مطابق، الہی
قوانین کے مطابق ہر انسان کے ساتھ ہمہ وقت بیس ہزار فرشتے کام کرتے
ہیں۔ ان میں یہ فرشتے بھی ہیں، کراماً کاتبین بھی ہیں۔آپ غور فرمائیں کہ
انسان ایک کمپیوٹر ہے۔ اس کمپیوٹر کے بے شمار پرزے ہیں۔چپس ہیں۔ چپ لگے
ہوئے ہیں اس میں۔تو اگر ایک کمپیوٹر میں بیس ہزار چپس لگے ہوئے ہیں تو
دراصل کمپیوٹر کی کارگزاری ان چپس کی مرہون منت ہے۔اسی طرح ہر انسان
کی حرکات و سکنات میں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون کے تحت بیس ہزار
فرشتے کام کرتے ہیں۔ کتنی بد نصیبی ہے ، کیسی یہ حرماں نصیبی ہے، کیسی
یہ شومئی قسمت ہے کہ ہر انسان بیس ہزار فرشتوں کا ایک کمپیوٹر ہے۔ اور
انسان اس سے واقف نہیں ہے۔ آپ حضرات کا مجھے پتہ نہیں مجھے کتنی دیر
بولنا چاہئے۔ بہر حال میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں وہ یہ کہ اگر انسان فی
الارض خلیفہ کے علم سے ، فی الارض خلیفہ کی ڈیوٹی سے ، فی الارض خلیفہ کے
اداروں سے واقف نہیں ہے تو یقینا اس کی حیثیت کتے بلیوں ، چمگادڑوں ، کوؤں،
کیڑوں، گدھوں سے زیادہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن پاک میں
فرمایا ... و علم آدم الاسماء کلھا ... ثم عرضھم علیٰ الملائکہ ... فقال انبئونی
باسماء ھئولہ ان کنتم صادقین ...قالوا سبحٰنک لاعلملنا الا ما علمتنا ... انک انت
العلیم الحکیم ... جب فرشتوں نے حضرت آدم کو سجدہ کرتے ہوئے اظہار
لاعلمی کیا تو اللہ تعالیٰ نے آدم کو علم الاسماء سکھایا اور آدم سے کہا کہ بیان
کرو تم نے کیا پڑھا کیا سیکھا ۔ آدم علیہ السلام کے علم کو سننے کے بعد فرشتوں
نے کہا یا باری تعالیٰ! یا اللہ! ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا آپ نے ہمیں سکھادیا
ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہونے اس بات کا اعتراف کیا کہ آدم کو اللہ تعالیٰ
نے جو علم عطا فرمایا وہ فرشتے نہیں جانتے۔ فرشتے جب نہیں جانتے تو جنات تو
خود ہی نہیں جانتے۔ جنات جب نہیں جانتے تو اور دوسری مخلوق بھی اللہ کی
نہیں جانتی۔ ماشاء اللہ یہاں میرے محترم اساتذہ ، طلباء ، بڑے بڑے کیا کہتے
ہیں میری بزرگ ، میری عمر سے بھی بڑے ہوں گے مجھ سے عقل میں بھی بہت
زیادہ بڑے ہوں گے آپ یہ بتائیں کہ اگر انسان کو علم الاسماء حاصل نہیں ہے تو
کیا انسان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کسی صورت سے؟ یہ ٹھیک ہے آپ پڑھتے
ہیں پڑھنا بھی چاہئیے ۔ حضور پاک ﷺ کا ارشاد بھی ہے کہ علم سیکھو اگر تمہیں
چین میں ملے تو چین علم سیکھنے جاؤ۔ بات یہ ہورہی ہے کہ نیابت اور خلافت
اور انسان کا شرف اس وقت تک نہیں ہے جب تک کہ وہ علم الاسماء کو نہ جانتا
ہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان علوم کو

سیکھنے کی طرف توجہ فرمائیں جن علوم کی بنیاد پر ہم انسانوں کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے۔ اگر علم الاسماء ہمیں حاصل نہیں ہے ۔ اگر ہم اپنی ذات اپنی زندگی اپنی انا اپنی روح سے واقف نہیں ہیں تو ہم ممتاز اور مشرف کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ دیکھیں آدمی مرجاتا ہے۔ آدمی مرگیا۔ اس کے ہاتھ بھی ہیں، اس کے پیر بھی ہیں ، اس کے کان بھی ہیں، اس کی آنکھ بھی ہے، اس کی زبان بھی ہے، اس میں دل گردے، پھیپھڑے، پتہ ہر چیز موجود ہے۔ لیکن اس میں حرکت نہیں ہے۔ اس کو آپ ڈیڈ باڈی کہتے ہیں۔ تو حرکت کیوں نہیں ہے؟ وہ حرکت اس لئے نہیں ہے کہ اصل انسان اس کے اندر سے نکل گیا ہے اور نقل چھوڑ گیا ہے۔یہ جو ہم نقلی زندگی گزار رہے ہیںاس نقلی زندگی میں ہمیں وہ شرف حاصل نہیں ہوگا جو اصلی زندگی میں شرف حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ اصلی زندگی یہ ہے کہ ... و علم آدم الاسماء کلھا کہ ہم نے آدم کو علملاسماء سکھا دیا ہے۔ میرے عزیز دوستو، میرے بزرگو، اساتذہ کرام میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ جو علم پڑھتے ہیں اس میں رات دن آپ لگے رہتے ہیں ۔ جب عربی پڑھتے ہیں تو اس کے تراجم سے آپ انحراف کرتے ہیں، چشم پوشی کرتے ہیں۔ اب یہاں ماشاء اللہ اتنے سارے لوگ ہیں اگر آپ یہ کہیں ان سے کہ الحمد للہ رب العالمین ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے بھی ترجمہ تو سنادو تو میرا خیال ہے اس میں آٹے میں نمک کے برابر کوئی صاحب ہوں گے جو الحمد شریف کا ترجمہ سنائیں گے۔ میں آپ حضرات سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ انگریزی بھی اسی طرح پڑھیں بغیر ترجمہ کے جس طرح قرآن پڑھا جاتا ہے کیا آپ کو نوکری ملے گی؟ آپ کو پڑھا لکھا کہا جائے گا؟ آپ کو کوئی چپراسی بھی نہیں رکھے گا۔ اب اتنا بڑا اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اس نظام پہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنا خلیفہ نامزد کیاہے۔ تو کیا میں آپ حضرات سے ایک سوال کرنے کی جرات کرتا ہوں کیا اس نظام کو انگریزی زبان چلا رہی ہے؟ کیا اس نظام کو ہندی زبان چلا رہی ہے؟ کیا اس نظام کو پنجابی، پشتو یا سندھی زبان چلا رہی ہے؟تو آپ کا ایک ہی جواب ہوگا نہیں اس زبان کو ... اس زبان میں اتنی سکت نہیں ہے کہ وہ الٰہی نظام کو چلائے۔ البتہ عربی زبان ایسی ہے چونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل فرمایا ہے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوپر اس کو پڑھنے سے ترجمہ کے ساتھ ، اس کے معانی مفہوم پر غور کرنے سے آپ الٰہی نظام کو سمجھ بھی سکتے ہیں اور الٰہی نظام میں اللہ تعالیٰ اگر چاہیں حضور پاک ﷺ کی محبت اور عقیدت آپ کے شامل حال ہو اس نظام کے تحت آپ کائنات کو بھی سمجھ سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو بھی سمجھ سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی تعلیمات کو بھی سمجھ سکتے ہیں۔ اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰ ۃ والسلام سے آپ کو قرب بھی نصیب ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب حضرات کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم جس طرح اور دنیاوی علوم سیکھتے ہیں اسی طرح قرآنی علوم بھی سیکھیں قرآن کا ترجمہ بھی سیکھیں اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جو تعلیمات ہیں

ان پر بھی اسی طرح غور و فکر کریں جس طرح ہم دوسری زبانوں میں غور و فکر کرتے ہیں۔ آپ تمام حضرات کا بہت شکریہ۔ وقت کی کمی کا مجھے احساس ہے۔اللہ تعالیٰ میں نے جو کچھ عرض کیا ہے۔ اس کو قبول فرمائے۔ مجھے اور آپ کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ جناب ڈاکٹر ظفر اللہ صاحب ، جناب ڈاکٹر غلام مصطفی صاحب اور جتنے بھی یہاں حضرات ہیں ان سب کا میں شکر گزار ہوں کہ مجھے انہوں نے سنا ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ وما توفیقی اللہ باللہ علیہ توکلت الیہ منیب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 168

Track - 3

17:00

"رمضان المبارک میں انسان کی روحانی صلاحیتیں بڑھ جاتی ہیں"

(عید الفطر2007 ئ)

...... اعوذ باللہ

... بسم اللہ

...سورۃ الفاتحہ

... بسم اللہ

... تلاوت سورۃ القدر

معز ز حاضرین اور معزز خواتین اور عزیز دوستو بھائیوں السلام علیکم !عید مبارک کی تقریب ان لوگوں کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ جو اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ رمضان المبارک کے پورے آداب کے ساتھ روزے رکھتے ہیں۔ رمضان المبارک اسلامی نقطہ ء نظر سے ایک بہت بڑا پروگرام ہے۔ اس بات سے متعلق کہ انسان کی روحانی صلاحیتیں بیدار ہوجاتی ہیں۔اور ان روحانی صلاحیتوں کی بیداری کی وجہ سے انسان کے اوپر غیبی علوم کے انکشافات ہوتے ہیں۔ ابھی میں نے سورہ قدر کی آیتیں تلاوت کی ہیںاللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ... تنزللملائکہ ... کہ شب قدر کی رات میں فرشتے اترتے ہیں۔ والروح ... اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانوں سے آسمانی زمین پر تشریف لاتے ہیں۔ باذن ربھم من کل امر سلام ...اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں پر جو اللہ

کو تلاش کرتے ہیں اور شب قدرکی برکتیں سمیٹنے کے لئے شب بیداری کرتے ہیں، جاگتے ہیں ان کے لئے یہ رات سلامتی ہے ۔ ھی حتی مطلع الفجر ... صبح تک۔ تو شب قدر کی رات اور رمضان المبارک کا مہینہ ایک ایسا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے اوپر عنایت ہے ، عطیہ ہے اس رات میں بندوں کی روحانی صلاحیتیںبیدار ہوجاتی ہیں۔اور ان روحانی صلاحیتوں کے بیدار ہونے سے انسان کے اندر ایسی قوت اور طاقت اور بصیرت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ایسی نظر عطا ہوجاتی ہے کہ اس نظر سے وہ فرشتوں کو دیکھتا ہے ۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی زمین پر جب تشریف لاتے ہیں وہ اللہ کے ان بندوں کو جوتیس دن تک اللہ کے حکم کے مطابق کھانے پینے میں احتیاط کرتے ہیں ، نیند کی کمی اختیار کرتے ہیں،برائیوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ مثلاً غیبت نہیں کرتے، جھوٹ نہیں بولتے۔۔ ان لوگوں کے اندر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی بصیرت اور ایسی نظر منتقل ہوجاتی ہے روزے کی برکت سے کہ وہ فرشتوں کو اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوجاتے ہیں۔یعنی زیارت کرسکتے ہیں۔ شب قدر کے بارے میں یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کو طاق راتوں میں تلاش کرو۔اکیس، تئیس، پچیس اور ستائیس۔موجودہ دور میں شب قدر مخصوص ہوگئی ہے پچیس کی شب کویا ستائیسویں شب کو۔جبکہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ان کو طاق راتوں میں تلاش کرو۔ا س کا مطلب یہ ہوا کہ طاق راتوں میں اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں اور ستائیسویں، انتیسویں ... طاق راتوں میں جب ہم تلاش کریں گے تو ہمارے اندر ایسی صلاحیت روحانی بیدار ہوجائے گی جو ہمارے اندر موجود ہے۔ صلاحیت ہمارےاندر موجود ہے اس کو بیدار کرنا ہے۔ ایسی صلاحیت بیدار ہوجائے گی کہ ہمارے دیکھنے کی صلاحیت اتنی زیادہ ہوجائے گی کہ ہم فرشتوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زیارت ہوسکتی ہے۔ بہت سارے واقعات کتابوں میں درج ہیں مسلمانوں نے، مسلمان خواتین نے، مسلمان مردوں نے شب قدر کی برکتوں سے فیض پایا ہے۔ شب قدر کو مختلف صورتوں میں لوگوں نے دیکھا ہے۔ مثلاً نور کی شکل میں ۔ مثلاً کسی فرشتے کو دیکھنے کی صورت میں ۔ ایسے بہت سارے واقعات تاریخ میں بند ہیں ہمارے بزرگوں کے اس میں کوئی عورتوں مردوں کی تخصیص نہیں ہے کہ شب قدر میں انہوں نے فرشتوں کی بھی زیارت کی ہے اور بالخصوص حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زیارت بھی کی ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان سعید روحوں سے ملاقات بھی کی ہے اور مصافحہ بھی کیا ہے۔ تو رمضان المبارک کی جو فضیلت ہے روحانی نقطہ نظر سے یہ ہے کہ انسان کے اندر غیب بینی کی صلاحیت بیدار ہوجاتی ہے۔ یعنی انسان کے اندر اللہ تعالیٰ ایسی صلاحیتوں کو بیدار کردیتے ہیں موجود تو ہیں وہ بیدار کردیتے ہیںکہ جس صلاحیت سے کوئی نیک انسان ، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بندہ ، روزہ رکھنے والا بندہ،روزے کے آداب کو پورا کرنے والا بندہ فرشتوں کو بھی دیکھ سکتا ہے اور اس کی ملاقات حضرت جبرئیل علیہ السلام

سے بھی ہوسکتی ہے۔ اب اگر حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ملاقات نہیں
ہوئی یا فرشتوں کو ہم نے نہیں دیکھا تو مسلسل جدوجہد سے شب قدر کی
برکت سے ہم کسی بھی وقت اللہ تعالیٰ کے جو انعام ہیں اس سے ہم فیضیاب
ہوسکتے ہیں۔تو یہ رمضان المبارک تزکیہ کا مہینہ ہے۔ اپنے نفس کو جلا بخشنے
کا زمانہ ہے۔ اپنے اندر نیکی کا ذخیرہ کرنے کا مہینہ ہے۔ اپنے آپ کو برائیوں سے
بچانے کا مہینہ ہے۔ اپنے غریب بھائیوں کی مدد کرنے کا زمانہ ہے۔ اسی لئے یہ
فطرہ کا ایک نظام بنایا گیا ہے کہ عید کی خوشی میں جو ہمارے غریب بھائی
ہیں ، غریب بچے ہیں وہ بھی عید کی خوشی میں شریک ہوسکیں۔اور وہ بھی
اچھے کپڑے پہن سکیں۔ان کے گھر میں بھی عید کی تقریب ہوسکے ۔ ان کے گھر
میں بھی کھانا پک سکے۔ تو من حیث الامجموع رمضان المبارک کا جو مہینہ ہے
اس کی جو فضیلت ہے وہ میرے خیال میں اس بنیاد پر ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے
کہ انسان کے اندر غیب بینی کی صلاحیت بیدار ہوجاتی ہے۔ انسان دو رخوںمیں
زندگی بسر کرتا ہے۔ ایک غیب میں اور ایک ظاہر میں۔اور یہ غیب بینی اور
ظاہر بینی اگر حساب لگایا جائے تو زندگی کا نصف ہوتا ہے۔ یعنی اگر کسی
آدمی کی سو سال عمر ہے تو پچاس سال وہ بیداری کے حواس میں زندگی گزارتا
ہے اور پچاس سال وہ غیب کے حواس میں گزارتا ہے۔ مثلاً ہم سوجاتے ہیں تو
سونے کے بعد ہم خواب دیکھتے ہیںاور خواب میں ہمیں حضور پاک ﷺ کی زیارت
نصیب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سب کو یہ سعادت نصیب فرمائے تو یہ غیب بینی کی
صلاحیت ہے۔ دیکھئے ہم ایسے حضور پاک ﷺ یہاں بیٹھے ہوئے ہیںدیکھ نہیں سکتے
لیکن ہر آدمی کے اندر اللہ تعالیٰ نے ظاہر بینی کے علاوہ ایک غیب بینی کی
صلاحیت بھی رکھی ہے۔ جس سے حضور پاک ﷺ کی زیارت سے ہم مشرف
ہوسکتے ہیں۔لوگ مشرف ہوئے ہیں۔ہمارے بزرگوں سے متعلق بہت ساری
کتابیں موجود ہیںکہ جنہوں نے حضور پاک ﷺ کی زیارت کی ہے۔ اور ایسے بھی
واقعات کتابوں میں موجود ہیں ، ذخیرے ہیں کہ ان لوگوں نے حضورپاک ﷺ سے
زیارت تو کی ہے ، اللہ تعالیٰ نے انہیں سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
مصافحہ کرنے کی بھی سعادت عطا فرمائی ہے۔ تو یہ شب قدر کا جو پروگرام
ہے رمضان کے مہینے میں یہ اس طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے ، بتایا ہے
سب کو کہ انسان کے اندر غیب بینی کی صلاحیت موجود ہے۔اگر بیس روزے ان
کے پورے آداب کے ساتھ رکھ لئے جائیں اور بیس روزے کے بعد شب قدر میں طاق
راتوںمیں شب بیداری کر لی جائے ، زیادہ سے زیادہ عبادت کی جائے۔ زیادہ سے
زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کی جائے ، زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھا جائے تو
اس بات کا سو فیصد امکان ہے کہ فرشتوں کو بندہ دیکھ لیں، حضرت جبرئیل کو
دیکھ لیں اور سب سے بڑی بات یہ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت
سے مشرف ہوجائیں۔تو رمضان المبارک کے دو پروگرام بڑے اہم ہیں۔ایک یہ کہ
غریب ہمارے جو بہن بھائی ہیںان کے ساتھ ہمیں تعاون کرنے کا ان کی مدد کرنے
کا ہمیں درس ملتا ہے۔اور دوسرے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق

ہمارے اندر ایسی صلاحیت بیدار ہوجاتی ہے کہ ہماری روحیں فرشتوں کو بھی دیکھ سکتی ہیفرشتوں سے مصافحہ بھی کرتی ہیاور سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ ہم حضور پاک ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوجاتے ہیں۔عید مبارک میں جو سب سے اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ انسان کی روحانی صلاحیت بیدار ہوجاتی ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ انسان اپنے بہن بھائیوں کی مدد کرتے ہیں۔یہ رمضان کا پروگرام ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیںکہ ہم مزید ہمت کے ساتھ ، سچے دلکے ساتھ ، اللہ کے یقین کے ساتھ حضور پاک ﷺ کے ارشاد کے مطابق روزے رکھیں اور روزوں کی فضیلت کو حاصل کریں اور روزوں کی فضیلت یہی ہے کہ بندے اللہ تعالیٰ کے حکم بردار ہوں۔ ان کے اندر غیب بینی کی ایسی صلاحیت پیداہوجائے جو ہوجاتی ہے روزے رکھ کے کہ وہ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوں ۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہو اور فرشتوں سے ملاقات ہو۔آپ سب حضرات کو بہت عید مبارک۔اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیں رمضان المبارک کی سعادت سے بہرہ ور فرمائیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیںایسے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں کہ جن روزوں کے بعد ہمارے اند رغیب بینی کی صلاحیت بیدا ر ہواور ہم حضرت جبرئیل علیہ السلام اور فرشتوں کو دیکھ سکیںاور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کا ہمیں شرف حاصل ہو۔ آمین یا رب العالمین۔ آپ سب کو عید مبارک ہو۔ اختتام

★★★★★★★